ان بزرگ کو بھی جام شہادت پلادیا۔ اور خبیب ابن عدی اور زید ابن وثنہ کو مکہ میں لاکر بنو لحیان کے کافروں نے اپنے قیدیوں کے بدلہ جو مکہ میں قید تھے فروخت کر دیا چنانچہ حضرت خبیب کو حجیر ابن ابی اہاب تمیمی نے عقبہ ابن حارث ابن عامر کے واسطے خریدا کیونکہ ابو اہاب حارث ابن عامر کا شریک بھائی تھا اور چونکہ حضرت خبیب نے جنگ بدر میں حارث ابن عامر کو قتل کیا تھا۔ اسلئے عقبہ نے اپنے باپ کے عوض قتل کرنیکے واسطے خریدا۔ اور اسی طرح زید ابن وثنہ کو بھی صفوان بن امیہ نے اپنے باپ امیہ کے عوض قتل کرنیکا حکم دیا اسوقت تمام کفار قریش اس بندہ خدا اور عاشق رسول کے قتل کا تماشہ دیکھنے کیلئے جمع ہوئے اور حدود حرم سے انکو باہر لیگئے اور جب انہیں مقتل میں حاضر کیا گیا تو ابی سفیان نے بڑھکر کہا۔

"اے زید! تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ تم اپنے گھر میں خوشی سے بیٹھے رہو اور تمہارے بجائے اسجگہ محمد کی گردن ماری جائے"

ایسی حالت میں جب کہ دشمن کے گروہ نے چاروں طرف سے اسے گھیر رکھا ہے خونریز تلواریں اسکے سر پر لٹک رہی ہیں مگر واہ رے انکی محبت و مودت کہ موت کی ڈراونی صورت سامنے ہے مگر اسلام اور داعی اسلام کے مقابلہ میں سب کچھ ہیچ ہے اور اس شیر خدا کی زبان سے جو الفاظ جوابی سفیان کے جواب میں نکلے وہ یہ تھے۔ واللہ ما احب ان محمدا الآن فی مکانہ الذی ھو فیہ تصیبہ شوکۃ تؤذیہ وانی جالس فی اھلی۔ خدا کی قسم میں یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ اب اپنے مکان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کانٹا لگے اور میں اپنے گھر میں آرام سے بیٹھوں اس دلاورانہ جواب کو سنکر ابو سفیان نے کہا جیسا میں نے محمدؐ کے اصحاب کو دوست دیکھا ہے ایسا کسی کے دوست کو نہیں دیکھا۔ اسکے بعد ظالم نطاس نے اپنے آقا کے حکم سے آپ کو شہید کر ڈالا اور یہ مبارک روح قفس عنصری سے پرواز ہو کر اعلے علیین کیطرف چلی گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آہ ثم آہ کیسی مبارک ہستیاں تھیں جنہوں نے اپنی تکالیف کو بالائے طاق رکھا اور اپنے متبوع رسول کریم کو اپنی جانوں سے محبوب رکھا اور ایسی حالت میں جب کہ انہیں پھانسی کے قریب لاکر ان سے اسلام کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے اپنے ایمان اور اسلام کا اقرار خاتم النبیین کی بعثت کی تصدیق کی اور اپنی روحیں جان آفرین کے سپرد کیں مگر کلمہ حق سے منہ نہ موڑا یہ تھی دین کی محبت" فقط والسلام

صداقت اسلام

(از مولوی محمد ابوالخیر بریلوی پرتاب گڈہی متعلم بجاعت ثانیہ رحمانیہ)

ہر مذہب کی سچائی معلوم کرنے کیلئے یہ ضروری امر ہے کہ اس کی غرض وغایت کو دیکھا جائے پس جو مذہب اپنی غرض کو پورا کرتا ہوگا اور بطریق اکمل انجام دیتا ہوگا وہ سچا اور قابل تسلیم ہوگا اور جو مذہب اپنی غرض کے پورا کرنے میں ناقص ہوگا وہ قابل تردید ہوگا اسی اصول مسلمہ کی بنا پر ہم اب دیکھتے ہیں کہ تمام مذاہب سے وہ کونسا مذہب ہے جو اپنی غرض کو بطریق اکمل انجام دے رہا ہے اور یہ یاد رہے کہ مذہب اسلام کی غرض کو معلوم کرنا بہ نسبت باقی مذاہب کے نہایت ہی سہل اور آسان ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ مذہب اسلام عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے اور عربی زبان میں یہ خصوصیت ہے کہ ہر لفظ اپنے اندر کوئی نہ کوئی خاص معنی رکھتا ہے اسی وجہ سے زبان عربی کو

ام اللغۃ کہا جاتا ہے مثلاً اس عورت کو جس کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوا اس کو اردو زبان میں ماں کہتے ہیں اور اس آدمی کو جس کے نطفے سے پیدا ہوتا ہے اس کو باپ کے لفظ سے موسوم کہا جاتا ہے، انہی الفاظ کے بجائے اگر کوئی دوسرے لفظ سے ان کو تعبیر کیا جاتا تب بھی مقصود حاصل ہو سکتا تھا لیکن عربی زبان پر غور کیجئے اس عورت کو جس کے بطن سے بچہ پیدا ہوتا ہے لفظ ام کہا جاتا ہے۔ ام کے دو معنی آتے ہیں ایک ام کے معنی جڑ کے ہیں دوسرے ام اس چیز کو کہتے ہیں جس کے پیچھے پیچھے چلا جائے اور یہ ظاہر امر ہے کہ اس لفظ کو جننے والی سے مناسبت ہے چونکہ جننے والی بچہ کیلئے جڑ ہوا کرتی ہے لہذا پہلے معنی کی مناسبت ثابت ہوگئی اور ثانیاً چونکہ بچہ اسکے پیچھے چلتا ہے اسلئے معنی ثانی کی بھی مناسبت ثابت ہوگئی اب اگر ام کے بجائے اور کوئی دوسرا لفظ رکھ دیا جاتا تو یہ معنی ادا نہ ہوتا خلاصہ کلام یہ ہے کہ عربی زبان کا ہر لفظ اپنے اندر کوئی نہ کوئی خاص خوبی ضرور رکھتا ہے بخلاف باقی زبانوں کے وہ اس خصوصیت سے بالکل محروم ہیں پس اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مذہب اسلام کی کیا غرض وغایت ہے؟ سب سے پہلے لفظ مذہب کے معنی پر غور کرنا چاہیئے عربی زبان میں مذہب کہتے ہیں راستہ طریقہ منہاج شریعت یا وہ قواعد جو انسان کو اخلاقی طور پر نہ کہ جسمانی طور پر ایک جگہ سے دوسری جگہ تک پہنچا دے دوسری جگہ کے متعلق تمام مذاہب عام متفق ہیں کہ اس سے مراد خداوند لایزال ہے خلاصہ کلام یہ ہوا کہ مذہب کی غرض یہ ہے کہ انسان کا تقرب خداوند قدوس سے حاصل ہو جائے اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کونسا مذہب ہے جو انسان کا تقرب خداوند قیوم سے پیدا کر دیتا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ مذہب کے سچا ہونیکا یہ معنے نہیں کہ باقی مذاہب من کل الوجوہ کاذب اور سراپا لغو ہیں بلکہ ہر اک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی خوبی وکمال کا مادہ ضرور رکھتا ہے یہی وجہ ہے کہ اکناف عالم میں جنگ وجدل کا ایک طوفان بپا ہوا ہے اسلئے کہ ہر مقرر جو تقریر کرنیکے لئے کھڑا ہوتا ہے وہ اپنے مذہب کی صداقت پر پرزور لیکچر دیتا ہے تو وہ صداقت کا مطلب یہ بیان کرتا ہے۔ ہمارے مذہب کے سوا باقی دیگر ادیان وملل بالکل کاذب اور سراپا لغو ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ یہ محض غلط فہمی ہے بلکہ مذہب کی صداقت کا مطلب یہ ہے کہ وہ کونسا مذہب ہے کہ تمام مذاہب کی خوبیوں کو لیتا ہوا اپنے اندر وہ وہ خوبیاں اور کمالات رکھتا ہو جو باقی مذاہب میں بالکل مفقود ہوں تو مطلب یہ ہوا کہ صادق مذہب وہی ہوگا جس میں تمام مذاہب سے زائد تر خوبیاں پائی جائیں اگر کسی مذہب میں یہ تعلیم دیجاتی ہے کہ چوری نہ کرو تو ہم یہ کہتے ہیں کہ آخر وہ کونسا مذہب ہے جسکے اندر یہ تعلیم دیجاتی ہے کہ چوری کرو اسی طرح کوئی کہتا ہے کہ محبت پیدا کرو ہمارے مذہب کی یہ تعلیم ہے ایسے ہی کوئی کہتا ہے کہ ہمارا مذہب کہتا ہے کہ عدل کرو؟ بہرکیف ہر مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی ضرور خوبی رکھتا ہے اور نیز یہ یاد رہے کہ مذہب کی حقانیت چند اخلاقی باتوں پر پیش کرنے پر موقوف نہیں بلکہ تعلیم کی خوبی پر ہے اور تعلیم میں اپنے اصول وفروع میں متفق ہونے پر موقوف ہے پس جس مذہب کی تعلیم اچھی ہوگی اور اپنے اصول وفروع میں متفق ہوگی وہی مذہب حق ہوگا اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید فرقان حمید اس بات کا مدعی ہے کہ ہماری تعلیم سب سے اچھی ہے چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

اللہ نزل احسن الحدیث کتٰباً متشابھاً مثانی تقشعر منہ جلود الذین یخشون ربھم قرآن شریف نے صراحتاً کہہ دیا کہ میری تعلیم تمام مذہب سے اچھی ہے اور متشابہاً سے یہ اشارہ کیا کہ میرے اصول وفروع سب کے سب متفق و راسخ ہیں اور مثانیاً سے اس بات کیطرف اشارہ کیا کہ میری اچھی تعلیم ہونیکی وجہ سے میرے اندر وہ طاقت اور اقتدار حاصل ہے کہ میں اپنے پڑھنے والوں کو اس امر پر مجبور کرتا ہوں کہ وہ مکرات اور مرات پڑھیں یا یہ معنی ہیں کہ میں اہل عالم کو اپنی طاقت سے انہیں مجبور کرتا ہوں کہ وہ مجھے ہر زمانہ میں دہرائیں اور مجھے جب لوگ پڑھتے ہیں تو ان رونگٹے اللہ کے خوف سے کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر اللہ کے ذکر کی جانب